ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

البرہان فی علوم القرآن میں امام زرکشی کا منہج تالیف، مندرجات کتاب اور ماخذ و مصادر: تجزیاتی مطالعہ

Methodology, Content, and Sources of "Al-Burhan fi Ulum al-Quran" by Imam Zarkashi

☆حافظ ابو بکر ادریس

ایم فل اسکالر، ادارہ علوم اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور۔

☆☆محمد کاشف برکاتی

پی ایچ ڈی اسکالر، شعبہ عربی، سندھ یونیورسٹی، جامشورو۔

Abstract

Imam Zarkashi, a renowned scholar of the Islamic tradition, authored the monumental work "Al-Burhan fi Ulum al-Quran," which stands as a comprehensive treatise on the sciences of the Quran. This analysis delves into Imam Zarkashi's life, his scholarly contributions, and the methodology employed in his seminal work. Imam Zarkashi, whose full name is Badr al-Din Muhammad ibn Abdullah al-Zarkashi, was born in 766 AH in Cairo, Egypt. His upbringing in a scholarly environment fueled his passion for knowledge from an early age. He received his primary education in Cairo and later pursued higher studies under eminent scholars of his time. The methodology employed by Imam Zarkashi in "Al-Burhan" reflects his meticulous approach to Quranic studies. He begins by establishing the fundamental principles of Quranic interpretation and then proceeds to explore various sciences related to the Quran, including exegesis, linguistics, jurisprudence, and lexicography. Through a systematic arrangement of topics and a comprehensive examination of Quranic sciences, Imam Zarkashi provides readers with a holistic understanding of the Quran and its interpretation. The content of "Al-Burhan" encompasses a wide range of subjects, including the sources of Quranic sciences, the methodology of Quranic interpretation, and the role of linguistic and juristic principles in understanding the Quran. Imam Zarkashi draws upon a vast array of sources, including classical commentaries, linguistic works, and legal treatises, to support his arguments and elucidate complex Quranic concepts. In conclusion, "Al-Burhan fi Ulum al-Quran" stands as a testament to Imam Zarkashi's scholarly acumen and his dedication to the study of the Quran. Through his meticulous methodology, comprehensive content, and extensive use of sources, Imam Zarkashi provides readers with a valuable resource for delving into the depths of Quranic knowledge.

Keywords: Imam Zarkashi, Al-Burhan fi Ulum al-Quran, methodology, Quranic sciences, sources.

تعارف

امام زرکشی کی معروف تصنیف "البرہان فی علوم القرآن" قرآن کی علوم کے بارے میں ایک بہت اہم کتاب ہے۔ اس تحقیقی جائزے میں ہم امام زرکشی کے زندگی، ان کی تصانیف، اور ان کے اس معروف کتاب کے منہج، مواد، اور موازین کو جاننے کی کوشش کریں گے۔ امام زرکشی ایک علمی پیشہ ور شخصیت تھے جنہوں نے اپنی عمر کے دوران علمی اور فکری کاموں میں بہترین

حرف و سخن
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

محنت اور قابلِ ذکر کامیابی حاصل کی۔ ان کی کتاب "البرھان فی علوم القرآن" کا منہج اور مواد علمی نقطہ نظر سے قرآن کی مختلف علوم کو بیان کرتا ہے اور علمی آسانی سے قرآن کی تفسیر کے موضوعات پر روشنی ڈالتا ہے۔ اس تحقیقی جائزے کے ذریعے، ہم امام زرکشی کی تصانیف کے اہم حصے کو اور ان کی کتاب کی مختلف منظر کو سمجھنے کی کوشش کریں گے تاکہ قرآن کی علوم میں دلچسپی رکھنے والے قارئین کو اس کتاب کی قیمتی معلومات سے مستفید ہونے کا موقع ملے۔

امام زرکشی کے مختصر حالاتِ زندگی

نام ونسب اور زرکشی کی وجہ تسمیہ

امام زرکشی کا پورا نام محمد بن عبد اللہ بن بہادر ہے۔ بعض کے نزدیک ان کے باپ کا نام بہادر بن عبد اللہ ہے۔ کنیت ابو عبد اللہ، جبکہ نسب زرکشی اور مصری ہے۔ ترکی الاصل اور شافعی المسلک ہیں۔ آٹھویں صدی ہجری کے اہل نظر و مجتہد علما میں سے ہیں۔ قرآنِ کریم، احادیثِ مبارکہ اور اُصولِ دین وفقہ میں امتیازی حیثیت کے حامل تھے۔ 'زرکش' فارسی کلمہ ہے- 'زر' کا معنی 'سونا' جبکہ 'کش' کا معنی 'والا' کے ہیں، یعنی سونے کا کام کرنیوالا۔ ان کو 'زرکشی' اس لئے کہا جاتا ہے کہ طلبِ علم سے پہلے وہ سنار کا کام کرتے تھے۔ [1]

امام زرکشی کی ولادت اور ابتدائی تعلیم

امام بدر الدین زرکشی قاہرہ میں 745ھ میں ایک ترکی خاندان میں پیدا ہوئے۔ چھوٹی عمر میں سنار کا کام سیکھا اور اس پیشہ سے منسلک ہوگئے- پھر خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے تحصیل علم کی طرف متوجہ ہوئے تو اپنے معاشرے کو مدارس، علماء، کتب اور دور دور سے علماءِ مصر سے استفادہ کے لئے آنے والے طلبہ کے حلقاتِ علم سے بھرا ہوا پایا۔ انہی حلقات میں امام زرکشی نے بھی شریک ہونا شروع کر دیا اور امام نووی کی فقہ شافعی پر کتاب "منهاج الطالبين وعمدة المفتيين" کو زبانی حفظ کر لیا۔ اسی نسبت سے ان کو "المنهاجي" بھی کہا جاتا ہے۔

پھر امام زرکشی نے مدرسہ کاملیہ میں امام اسنوی، امام عماد الدین ابن کثیر اور شہاب الدین اذرعی سے فقیہ میں خوب استفادہ کیا۔ نیز امام سراج الدین بلقینی حافظ مغلطائی اور شیخ صلاح الدین بن امیلہ جیسے محدثین سے علم حدیث میں کمال حاصل کیا۔ [2]
بڑے بڑے علما سے مختلف علوم میں مہارت حاصل کرنے کے بعد تدریس وافتا کے ساتھ ساتھ تصنیف وتالیف کی طرف بھی

---

1 طبقات الشافعیۃ:4/139، الدرر الکامنۃ:3/397، شذرات الذھب:6/335

2 انباء الغمر:3/139

متوجہ ہوئے اور اپنی 49 سالہ مختصر عمر میں متنوع موضوعات پر اپنے ہاتھ سے اتنی کتابیں تصنیف کر گئے کہ بڑے بڑے علما اتنی تصنیفات نہ کر سکے۔[3]

امام زرکشی کا عہد اور اس وقت کے عمومی حالات

امام زرکشی نے آٹھویں صدی ہجری میں پرورش پائی اور یہ دور سیاسی لحاظ سے بہت خراب، جبکہ علمی لحاظ سے بڑا سنہری دور تھا۔ سیاسی لحاظ سے عالم اسلام تاتاریوں اور منگولوں کے سامنے سرنگوں ہو چکا تھا، اور یہ لوگ عالم اسلام کو سخت زک پہنچا چکے تھے۔ لیکن پھر اللہ تعالیٰ کا کرم یہ ہوا کہ روس اور ترکستان میں کئی تاتاری اور منگول قبائل اسلام میں داخل ہو گئے- یاد رہے کہ ترکستان اس وقت سے اب تک اسلامی ملک چلا آتا ہے۔

المختصر یہ وہ حالات تھے جنھوں نے آٹھویں صدی ہجری میں عالم اسلام کے چہرے کو سیاہ کیا۔ خطرہ مسلمانوں پر ہر طرف سے منڈلا رہا تھا۔ مسلمان بت پرستی اور زندقہ کے حصار میں تھے، اور صلیبی بھی کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتے تھے۔ جبکہ مسلمان خود باہمی اختلافات کی زد میں تھے۔ باطنیہ اور حشیشی اسماعیلیہ جیسے فرقے اُمتِ مسلمہ کے جسم کو گھن کی طرح کھا رہے تھے۔[4] امام ابن حجر عسقلانی (852ھ) نے آٹھویں صدی کے علما کے حالاتِ زندگی پر ایک کتاب تصنیف کی ہے۔ جس کا نام اُنھوں نے "الدرر الكامنة في أعيان المائة الثامنة" رکھا۔ اس کتاب میں اُنھوں نے آٹھویں صدی کے امام زرکشی (م794ھ) جیسے پانچ ہزار سے زائد بڑے بڑے علما کا تذکرہ کیا ہے جو کہ اس زمانے میں علمی تحریک کے بلندیوں پر پہنچنے کی واضح دلیل ہے۔ انہیں حالات میں امام زرکشی نے پرورش پائی۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ ان حالات کا امام زرکشی کی زندگی پر گہرا اثر تھا۔

امام زرکشی کا علم کے ساتھ شغف

ابن قاضی شہبہ (م851ھ) فرماتے ہیں کہ مجھے امام زرکشی کے شاگرد شمس الدین برماوی نے بتایا کہ امام زرکشی صرف علم میں مشغول رہا کرتے تھے اور ان کو تعلیم و تعلّم سے کوئی اور چیز مشغول نہ کرتی تھی، جبکہ ان کے معاشی اُمور کی ذمہ داری ان کے اقربا نے اُٹھائی ہوئی تھی۔[5]

- **حافظ ابن حجر فرماتے ہیں:**

"امام زرکشی اپنے گھر میں ہر قسم کے کاموں سے کنارہ کش رہا کرتے تھے اور کتابوں کے بازار کے علاوہ کبھی بھی

---

3 طبقات المفسرین:2/162، الدرر الکامنۃ:3/397، طبقات الشافعیۃ:4/319، إنباء الغمر:2/139

4 البدایۃ والنھایۃ:14/14 و مابعدہ، النجوم الزاهرۃ:7/47

5 طبقات الشافعیۃ:4/319

بازار وغیرہ نہیں جاتے تھے-اور جب بھی کتابوں کے بازار تشریف لے جاتے تو کچھ خریداری نہ کرتے بلکہ وہیں بیٹھے بیٹھے پورا دِن کتابوں کے مطالعے میں گزار دیتے اور جو بات پسند آتی وہ اپنے پاس موجود خالی اوراق میں لکھ لیتے اور پھر واپس اپنے گھر آ کر اس کو اپنی کتابوں میں نقل کر لیتے تھے"۔[6]

امام زرکشی کا علمی مقام اور ان کے بارے میں علما کے تعریفی کلمات

امام زرکشی بیک وقت کئی علوم میں مہارت رکھتے تھے جن میں علومِ قرآن، حدیث، فقہ، اُصول فقہ اور ادب شامل ہیں۔ اور ہر علم میں ان کی متعدد تصانیف ہیں جو کہ ان علوم میں ان کے تبحر علمی پر واضح دلالت کرتی ہیں۔

امام مقریزی (م845ھ) فرماتے ہیں:

"امام زرکشی شافعی مسلک کے بہت بڑے فقیہ تھے، کئی علوم کے ماہر اور مفید کتب کے مؤلف تھے"۔[7]

ابن قاضی شہبہ نے اُنھیں اپنی کتاب طبقات الشافعیہ میں بڑے شافعی ائمہ میں شمار کیا ہے اور فرماتے ہیں :

"وہ بہت بڑے فقیہ، اُصولی اور ادیب تھے اور اِن علوم میں بڑی مہارت رکھتے تھے"۔[8]

ابن ایاس حنفی (م930ھ) فرماتے ہیں:

"امام زرکشی بہت بڑے عالم اور فاضل شخصیت تھے، متعدد کتب تصنیف کیں۔ اپنے زمانے کے سب سے بڑے عالم تھے"۔[9]

امام داؤدی (م945ھ) نے اپنی کتاب طبقات المفسرین میں ان کا شمار تفسیر کے ائمہ میں کیا ہے اور فرماتے ہیں:

"امام، عالم، علامہ اور انہوں نے نہایت قیمتی کتب تصنیف کیں"۔[10]

امام زرکشی کی تصانیف:

امام زرکشی کی کتابوں کی تعداد تقریباً 45 بنتی ہے، جن میں سے اُنتیس کتابیں اس وقت دنیا میں موجود ہیں۔ محققین نے ان کتابوں کی تحقیق اور نشر واشاعت کا بہت اہتمام کیا ہے اور ان میں سے گیارہ کتابیں باقاعدہ طبع ہو چکی ہیں، اٹھارہ کتابیں ابھی تک مخطوط شکل میں موجود ہیں، جبکہ سولہ کتابیں حالاتِ زمانہ کی نذر ہو گئیں ہیں۔

- امام زرکشی کا زیادہ اہتمام فقہ اور اُصولِ فقہ کے ساتھ تھا، لہٰذا فقہ اور اُصولِ فقہ میں ان کی بائیس کتابیں ہیں۔
- حدیث میں نو کتابیں۔

---

6 الدرر الكامنة:3/398

7 السلوك لمعرفة دول الملوك للمقريزي:3/2/779

8 طبقات الشافعية:4/319

9 بدائع الزهور:1/2/452

10 طبقات المفسرين:2/162

- لغت وادب میں چار کتابیں۔
- علومِ قرآن میں تین کتابیں۔
- توحید وعقیدہ میں تین کتابیں اور تراجم میں ایک کتاب ہے۔[11]

امام زرکشی کی اہم کتب حسبِ ذیل ہیں:

- الإجابة لإيراد ما استدركته عائشة على الصحابة
- الأزهية في أحكام الأدعية
- البحر المحيط (أصول الفقه)
- البرهان في علوم القرآن
- الذهب الإبريز في تخريج أحاديث فتح العزيز (الحديث)
- الفتاوىٰ (الفقه)
- الكواكب الدرية في مدح خير البرية امام بوصیری کے قصیدہ بردہ کی شرح ہے۔
- اللآلي المنتثرة في الأحاديث المشتهرة
- المعتبر في تخريج أحاديث المنهاج والمختصر
- المنثور في القواعد الفقهية
- النكت على مقدمة ابن الصلاح مقدمہ ابن الصلاح کی شرح
- إعلام الساجد بأحكام المساجد
- تشنيف المسامع بجمع الجوامع امام سبکی کی اُصولِ فقہ پر 'جمع الجوامع' کی شرح تفسیر القرآن

تكملة شرح المنهاج للنووي: امام نووی کی فقہ شافعی میں کتاب المنہاج کی شرح امام اسنوی نے شروع کی تھی، لیکن وہ اسے مکمل نہ کر سکے تو امام زرکشی نے اسے مکمل کیا اور پھر اس کا اختصار بھی الديباج في توضيح المنهاج کے نام سے کیا۔

- خبايا الزوايا (الفقه)
- خلاصة الفنون الأربعة
- ربيع الغزلان (الأدب)
- رسالة في كلمات التوحيد المعروف معنى لا إله إلا الله
- سلاسل الذهب (أصول الفقه)

---

[11] مقدمۃ البرہان فی علوم القرآن: 1/17

- شرح الأربعين النووية
- شرح البخاري: یہ ایک بہت تفصیلی شرح ہے

حافظ ابن حجر" الدرر الكامنة"میں فرماتے ہیں کہ امام زرکشی نے صحیح بخاری کی شرح لکھی، جس کا کچھ حصہ میں نے خود دیکھا ہے، اور پھر اس شرح کی تلخیص بھی" التنقيح" کے نام سے ایک جلد میں کی۔

- شرح التنبيه للشيرازي (الفقه)
- شرح الوجيز للغزالي (الفقه)
- شرح عمدة الأحكام
- عقود الجمان وتذييل وفيات الأعيان لابن خلكان حافظ ابن حجر نے اس کتاب کو نظم الجمان فی محاسن أبناء الزمان کے نام سے ذکر کیا ہے۔
- في أحكام التمني
- لب الخادم (الفقه)
- لقطة العجلان وبلَّة الظمآن (أصول الفقه)
- مكاتبات (الأدب)[12]

امام زرکشی کی وفات: امام زرکشی / 3 رجب 794ھ بروز اتوار اپنے خالق حقیقی سے جا ملے اور قاہرہ میں ہی دفن ہوئے۔[13]

البرهان فی علوم القرآن

وہ تمام علماء اور مؤرخین جنہوں نے امام زرکشی کے حالات بیان کیے ہیں، ان کا اتفاق ہے کہ البرھان فی علوم القرآن امام زرکشی کی ہی تصنیف ہے۔

- **حافظ ابن حجر فرماتے ہیں:** میں نے امام زرکشی کی کتاب **"البرهان فی علوم القرآن"** ان کے اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی دیکھی، علومِ قرآن پر بہت اچھی اور اوّلین کتابوں میں سے ہے، جس میں امام زرکشی نے چالیس سے زائد علوم ذکر کیے ہیں"۔[14]
- امام سیوطی اپنی کتاب **"حسن المحاضرة"** میں امام زرکشی کے حالات کے ضمن میں اور اپنی کتاب **"الإتقان فی علوم القرآن"** کے مقدمہ میں اسی بات کی تصریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"مجھے یہ بات پہنچی کہ امام بدر الدین زرکشی نے بھی علوم قرآن پر البرهان في علوم القرآن کے نام سے ایک کتاب لکھی

12 طبقات الشافعية:4/320، الدرر الكامنة:3/397، إنباء الغمر:3/140، الرسالة المستطرفة:190

13 إنباء الغمر:3/140

14 حسن المحاضرة:1/437، الإتقان:1/10

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

ہے۔ تلاشِ بسیار کے بعد آخر وہ مجھے مل ہی گئی"۔

امام داؤدی، حاجی خلیفہ اور بروکل مین نے بھی اپنی اپنی کتب میں اسکا تذکرہ کیا ہے۔[15]

- **البرھان میں امام زرکشی کا منہج تالیف**

امام زرکشی کے زمانے تک علومِ قرآن اس طرح ایک کتابی صورت میں مدوّن نہیں تھے جس طرح علومِ حدیث شروع میں ہی مدوّن ہوگئے تھے۔ اُنہوں نے البرہان میں علومِ قرآن کے متعلق سلف صالحین کے متعدد اقوال کو جمع کیا ہے۔

- **امام زرکشی البرہان کے مقدمہ میں فرماتے ہیں:**

"متقدمین علما قرآن کریم کے متعدد علوم کو ایک کتاب کی صورت میں اس طرح مدوّن نہ کر سکے، جیسے اُنہوں نے علومِ حدیث کو مدوّن اور جمع کر دیا تھا، تو میں نے ایک ایسی کتاب تصنیف کرنے میں اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کی جو ان تمام علومِ قرآن کا احاطہ کرنے والی ہو جن کے بارے میں علما بحث و مباحثہ کرتے ہیں"۔[16]

- **امام سیوطی فرماتے ہیں:**

"علوم قرآن پر ایک کتاب لکھنے کی غرض سے جب میں نے سلف صالحین کی اس موضوع پر کتب کی تلاش شروع کی تو مجھے دیکھ کر تعجب ہوا کہ انہوں نے جس طرح حدیث کے مختلف علوم پر مستقل کتب تالیف کی ہیں، اس طرح مختلف قرآنی علوم پر ان کی کتب موجود نہیں ہیں"۔[17]

اس سے معلوم ہو جاتا ہے کہ کم از کم امام زرکشی کے زمانے تک علومِ قرآن نکھر کر سامنے نہیں آئے تھے۔ تو امام زرکشی اُن اوّلین علماء میں سے ہیں جنہوں نے علومِ قرآن کو ایک جامع صورت میں تالیف کیا۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ اس زمانے تک علوم قرآن موجود ہی نہ تھے۔

بلکہ قرآنِ کریم کے فنون میں سے ہر فن مثلاً تفسیر، ناسخ منسوخ، متشابہ اور وقف وابتدا وغیرہ پر مستقل کتب تو بہت شروع کے زمانے سے ہی منظر عام پر آچکی تھیں اور اسی طرح البرہان سے پہلے قرآن کریم کے بعض علوم وفنون پر مشتمل کتب مثلاً **فنون الأفنان از ابن جوزی 597ھ اور جمال القرآء از ابوحسن سخاوی 643ھ** بھی لکھی جا چکی تھیں۔ تو مطلب یہ ہے کہ امام زرکشی وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے البرہان میں قرآن کریم کے تمام علوم وفنون کا احاطہ کرنے کی کوشش کی اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ ایک بہت ہی مشکل کام تھا جس کو امام صاحب پہلی مرتبہ سرانجام

---

15 طبقات المفسرین:2/163، کشف الظنون:1/240، تاریخ الأدب العربي:2/108

16 البرھان في علوم القرآن:1/102

17 الإتقان في علوم القرآن:1/4

حرف و سخن HARF-O-SUKHAN
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

دینے لگے تھے۔اور یہ بھی واضح ہے کہ ہر فن پر اولین کتاب سب سے مشکل اور مختصر ہوا کرتی ہے اور بعد میں آنے والے علما اس میں اضافہ کرتے رہتے ہیں ...ولٰکنّ الفضل للمتقدّم

مندرجات کتاب

- جب امام زرکشی نے یہ کتاب تصنیف کرنا شروع کی توان کے سامنے سلف صالحین کی قرآنِ کریم کے مختلف علوم میں مستقل تالیفات کی صورت میں ایک بہت وسیع ذخیرہ موجود تھا تواُنہوں نے ہر فن پر موجود مواد کو الگ الگ ترتیب دیا اور اسے ایک نئی ترتیب اور اسلوب میں ڈھال کر الگ الگ ابواب اور موضوعات کے تحت جمع کر دیا۔
- امام زرکشی نے البرہان کی تصنیف میں پختہ علمی طریقۂ کار اپنایا۔سب سے پہلے تو وہ ہر فن کی تعریف اور اُس کا حدودِ اربعہ بیان کرتے ہیں اور پھر اس فن کے بڑے بڑے علما اور ان کی کتب کا تذکرہ کرتے ہیں اور پھر اس فن کا آغاز اور ارتقاذکر فرماتے ہیں اور پھر ان فن کی اقسام، موضوعات اور مسائل کا تفصیل سے تذکرہ کرتے ہیں۔اس طرح جب وہ ایک فن کا مکمل احاطہ کرلیتے ہیں تو پھر اگلے فن کی طرف منتقل ہو جاتے ہیں۔
- امام صاحب ایک فن کے مختلف موضوعات کا تذکرہ کرتے ہوئے اس فن کے ائمہ کے اقوال سے بھی استفادہ کرتے ہیں اور کبھی تو ان ائمہ کا نام ذکر کرتے ہیں اور کبھی ان کی کتابیں، لیکن وہ ان کے اقوال کو اپنے انداز اور اُسلوب سے بیان کرتے ہیں۔ہم دیکھتے ہیں کہ اکثر وہ سلف صالحین کے لمبے کلام کو اپنے الفاظ میں مختصراًذکر فرمادیتے ہیں۔
- امام زرکشی نے البرہان میں علومِ قرآن، لغت، حدیث اور فقہ کے اکابر علما اور بڑی بڑی کتب کا تذکرہ کیا ہے۔نیز قرآن کریم، حدیث، عربوں کی ضرب الامثال اور اشعار وغیرہ سے خوب استفادہ کیا ہے، گویا یہ کتاب علومِ قرآن کا ایک ایسا "**دائرۃ المعارف**" بن گئی ہے جس نے قرآنِ مجید کے متعلق متعدد علوم کا احاطہ کر لیا ہے۔
- امام صاحب نے البرہان کے شروع میں ایک جامع مقدمہ تحریر کیا ہے جس میں قرآنِ کریم کے فضائل اور اس کے متعلق علما کے اقوال ذکر کر دیے ہیں، پھر علومِ قرآن کے آغاز وارتقا کا ذکر کیا ہے اور ہر فن کے جید علما کا ذکر بھی کیا ہے اور اس کے بعد اس کتاب کا سببِ تالیف ذکر کیا ہے اور مقدمہ کے آخر میں اس کتاب کے تمام موضوعات کی فہرست بیان کی ہے۔
- پھر علم تفسیر پر ایک فصل قائم کی ہے جس میں تفسیر کی تعریف اور اس کے مبادیات کا ذکر کیا ہے اور اس کی مختلف انواع پر کتب کا تذکرہ کیا ہے اور پھر تفسیر کی اہمیت پر بہت قیمتی اور وقیع بحث کی ہے۔
- اس کے بعد علومِ قرآن کی تعداد اور اقسام پر ایک فصل قائم کی ہے اور اس کے متعلق علما کے اقوال کا تذکرہ کیا ہے۔اس کے بعد اصل کتاب کا آغاز ہوتا ہے جس میں قرآن کریم کے مختلف انواع کا تفصیلی تذکرہ کیا ہے اور پہلی نوع اَسبابِ نزول کی معرفت کے بارے میں ہے اور آخری یعنی سنتالیسویں نوع مفرد اَدوات کے بارے میں ہے۔

- امام زرکشی نے البرہان میں قرآنِ کریم کے علوم کی 47 انواع واقسام ذکر کی ہیں۔ان کی بیان کردہ تمام انواع و تفصیل اور صفحات کے اعتبار سے برابر نہیں، بلکہ ان میں بہت تفاوت ہے۔مثلاً چھیالیسویں نوع جو کہ قرآنِ کریم کے اُسلوب اور فصاحت وبلاغت کے متعلق ہے، وہ"دار المعرفة بيروت "کے طبع کے مطابق 779 صفحات پر مشتمل ہے، جبکہ چھبیسویں نوع جو قرآن کریم کے فضائل پر مشتمل ہے، صرف 2 صفحات پر مشتمل ہے۔
- اور باقی انواع 2 اور 779 صفحات کے مابین ہیں۔
- نیچے ہم ایک جدول میں البرہان کی تمام انواع کے نام اور ان کے صفحات کی تعداد ذکر کرتے ہیں، تاکہ **البرہان في علوم القرآن** کا مختصر ساخاکہ ذہن میں آجائے:

اسبابِ نزول	آیات کی باہمی مناسبت	علم الفواصل
وجوہ ونظائر	متشابہ القرآن	مبہمات القرآن
سورتوں کے مطالع کے اسرار	سورتوں کا اختتام	مکی ومدنی سورتیں
شروع وآخر میں نازل ہونیوالی آیات	قرآن کریم کی لغات	قرآن کے نازل ہونے کی کیفیت
قرآن کریم جمع وتدوین اور حفاظ صحابہ کرام	سورتوں اور آیات کی تقسیم	قرآن کریم کے نام
قرآن میں لغتِ قریش کے علاوہ الفاظ	قرآن کریم میں معرب الفاظ	قرآن کے مشکل الفاظ
تصریف کی معرفت	قرآن کریم کی بلاغت	قرآن کریم کی فصاحت
قرآن کریم کی قراءات	قراءاتِ قرآنیہ کی توجیہ	وقف وابتداء
رسم الخط	قرآن کریم کے فضائل	قرآن کریم کے خواص
بعض سورتوں کی فضیلت	تلاوتِ قرآن کے آداب	قرآن کریم سے اقتباس
قرآن کریم کی مثالیں	قرآن کریم کے فقہی احکام	قرآن کریم کا اندازِ جدل
ناسخ اور منسوخ	موہم اور مختلف	محکم اور متشابہ
صفات کے سلسلے میں متشابہ آیات	اعجازِ قرآن کی معرفت	قرآنِ کریم کے تواتر کا وجوب
سنت کی قرآن سے مخالفت`	قرآن کریم کی تفسیر وتاویل	مخاطبات کے وجود کی معرفت
قرآن میں حقیقت ومجاز	کنایہ اور تعریض	کلام کے معنی کی اقسام
قرآن کریم کا اُسلوب	بعض ادوات کی معرفت	

البُرہان کے مصادر مراجع

جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ امام زرکشی نے البرہان کی تصنیف میں علمائے متقدمین کی قرآنِ کریم کے علیحدہ علیحدہ علوم پر مستقل کتب سے بہت استفادہ کیا ہے۔

- امام زرکشی علوم قرآن کی ہر نوع کو بیان کرتے ہوئے اس کے مصادر اور ان کے مؤلفین کا تذکرہ بھی کرتے ہیں اور بعض اوقات وہ متقدم علما کی بعض کتب کی نصوص ان کا حوالہ دیے بغیر بھی ذکر کر دیتے ہیں۔
- امام زرکشی نے البرہان میں جن مصادر کی تصریح کی ہے، وہ 301 ہیں۔
- اور وہ مصادر جن کی اُنہوں نے تصریح نہیں کی یا پھر جن کے صرف مؤلفین کے نام بتلائے ہیں، وہ بھی تقریباً اِتنے ہی ہیں۔ مصادر کی اتنی بڑی تعداد ان کی علم کے ساتھ محبت، محنتِ شاقہ اور مطالعہ کی وسعت پر دلالت کرتی ہے۔
- ان مصادر میں سے بعض تو علومِ قرآن، مثلاً تفسیر، اسبابِ نزول اور ناسخ و منسوخ کے متعلق ہیں، بعض احادیثِ مبارکہ، مثلاً صحیحین اور سنن اَربعہ وغیرہ کے متعلق، جبکہ بعض متنوع قسم کے فنون مثلاً کلام وجدل، فقہ واُصول فقہ، لغت اور ادب وغیرہ کے متعلق ہیں۔

علوم قرآن کے مصادر

جن سے امام زرکشی نے بہت استفادہ کیا ہے اور تصریح کی ہے کہ "یہ وہ کتب ہیں جو علومِ قرآن پر مجھ سے پہلے لکھی گئی ہیں اور ان کے مؤلفین نے انہیں اپنی تفاسیر کے مقدمات میں ذکر کیا ہے یا وہ ایسی کتب ہیں جو قرآنِ کریم کے بعض علوم پر مستقل تصنیف کا درجہ رکھتی ہیں... ایسی کتب درج ذیل ہیں:

- مقدمة تفسير جامع البيان للإمام الطبري310ھ
- مقدمة مفردات القرآن للإمام راغب الأصفهانى505ھ
- مقدمه تفسير المحرر الوجيز للإمام ابن عطية الغرناطي541ھ
- مقدمة تفسير الجامع لأحكام القرآن للإمام القرطبي671ھ
- البرهان في متشابه القرآن لأبي المعالي ابن عبد الملك494ھ
- فنون الأفنان لابن الجوزي 597ھ
- المغني في علوم القرآن لابن الجوزي 597ھ
- جمال القرآء للسخاوي643ھ
- المرشد الوجيز لأبي شامة المقدسي 665ھ

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

البرہان میں مذکور تفاسیر

وہ تفاسیر جن سے امام زرکشی نے بہت استفادہ کیا، درج ذیل ہیں:

- تفسير الكشاف للزمخشري538ھ
- المحرر الوجيز لابن عطية 541ھ
- إعجاز القرآن للباقلاني 403ھ
- الانتصار للباقلاني 403ھ
- فضائل القرآن لأبي عبيد القاسم بن سلام الهروي224

البرہان میں فقہ کے مصادر

- أحكام القرآن لابن العربي543ھ
- الرسالة للشافعي 204ھ
- رؤوس المسائل للنووي 676ھ
- فتاوىٰ لابن الصلاح 643ھ

البرہان میں لغت کے مصادر

- كتاب سيبويه
- فقه اللغة لابن فارس 395ھ
- منهاج البلغاء لحازم القرطاجني
- مفتاح العلوم للسكاكي 626ھ

تنقیدی جائزہ

امام زرکشی کی کتاب "البرھان فی علوم القرآن" کو تنقیدی جائزہ دینے کے لئے ایک متعلقہ اور توجہیں بلند کرنے والا موضوع ہے۔ یہ کتاب قرآنی علوم کے مختلف پہلوؤں کو گہرائی سے جاننے کا موقع فراہم کرتی ہے۔

- تنقیدی جائزہ کی روشنی میں، پہلی بات یہ ہے کہ امام زرکشی نے قرآنی علوم کی اہمیت اور اس کے مطالعے کی ضرورت کو ایک مستقل موضوع کے طور پر پیش کیا۔ ان کی کتاب میں قرآن کی مختلف جانبوں کو مکمل اور موزوں طریقے سے سرگرم کیا گیا ہے۔
- دوسری بات یہ ہے کہ امام زرکشی نے مختلف موضوعات پر اپنی تحقیقات کو بہترین طریقے سے پیش کیا۔ انہوں نے مختلف قرآنی علوم کے مندرجات، اساتذہ کی رائے، اور تفسیری متون کی موجودگی کا خوبصورت انداز میں اظہار کیا۔

- تیسری بات یہ ہے کہ امام زرکشی نے اپنی کتاب میں مختلف معلوماتی مواد کو مفہوم و قابل فہم زبان میں پیش کیا۔ ان کی تحریر کا انداز ایسا ہے کہ عام قارئین بھی اس کتاب کو سمجھنے میں کوئی مشکل نہیں محسوس کرتے۔
- چوتھی بات یہ ہے کہ امام زرکشی نے اپنی کتاب میں مختلف مسائل پر تفصیل سے بات کی ہے، جیسے کہ قرآنی تفسیر، لغت، فقہ، اور تاریخی مواضع۔ ان کی تحقیقی میزانی اور ترتیب کا انداز بہت موثر ہے۔
- بنیادی طور پر، "البرھان فی علوم القرآن" امام زرکشی کی قرآنی علوم پر ایک بہترین تحقیقاتی کتاب ہے، جو قرآنی تعلیمات کو سمجھنے اور ان کی معمولی زندگی میں لاگو کرنے میں مدد فراہم کرتی ہے۔

خلاصہ بحث

امام زرکشی کی معروف کتاب "البرھان فی علوم القرآن" قرآن کے مختلف امور پر ایک تحقیقی مطالعہ فراہم کرتی ہے۔ اس کتاب میں امام زرکشی نے مختلف قرآنی موضوعات، سور، اور آیات کو شامل کیا ہے اور ان کا تحقیقی جائزہ انتہائی موزون اور تناسبدار ہے۔ اس کتاب کا منہج اور مواد کا موازنہ امام زرکشی کی علمی توانائی اور تجزیاتی صلاحیت کو ظاہر کرتا ہے۔ اسی طرح، امام زرکشی کی معروف کتاب میں شامل کی گئی مندرجات اور ماخذ کا مطالعہ قرآنی علوم کے متعلقہ مسائل کی توسیع اور وسیع ترین پیشہ ورانہ سوچ کا اظہار ہے۔